افادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب : ادارہ حق

تجدید عہد

نہ سوشلزم
نہ مغربیت
بلکہ صرف اسلام

یکم شوال ۱۳۹۵ھ عید الفطر کے موقع پر عید گاہ اکوڑہ خٹک میں طویل علالت کے بعد پہلی تقریر۔ حاضرین کا مجمع دس ہزار کے لگ بھگ تھا۔ "ادارہ"

(خطبۂ مسنونہ کے بعد) خداوندکریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ ناچیز کو علالت کے بعد اپنے دربار میں حاضری کا موقعہ دیا۔

میرے محترم بزرگو! یہاں سے جب ہم جائیں تو کچھ لیکر جائیں تو بہتر ہوگا۔ ہم سب گنہگار ہیں اور ہمارے گناہ اگر گنے جائیں تو گنے نہ جا سکیں۔ خداوندکریم کی شانِ ربوبیت جسطرح دنیا کے ہر ذرہ میں نمایاں ہے، اس طرح رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت بھی ہر ہر ذرہ میں نمایاں ہے۔ وبالمومنین رؤف رحیم۔ تو خود خدا کی شانِ رحمت کتنی ہوگی؟ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رحمان ہے، رحیم ہے۔ آج یہاں موقع ہے کہ ہم سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں۔ اور اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں کہ یا اللہ ہم سب نادم اور شرمندہ ہیں کہ اتنے گناہوں کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑے ہیں، جو کچھ بھی ہیں مگر رحمۃ للعالمین کی امت میں ہیں۔ اپنی رحمت کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہم سب کو یہاں سے پاکیزہ جذبات اور صاف ستھرا کرکے گھروں کو لے جا۔ آمین۔

میرے محترم بزرگو! ہمیں شیطان ابلیس کے ساتھ علم پر، دولت پر کسی چیز پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ حکومت پر غرور نہیں ہونا چاہیئے۔ دولت قارون کے پاس تھی۔ فخسفنا به وبداره الارض۔ دولت سمیت خدا نے اُسے زمین میں غرق کر دیا، حکومت فرعون کو ملی تھی، نمرود کو ملی تھی، شداد کی تھی جس نے دنیا میں جنت بنا رکھی تھی۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟ نہ حکومت کام آئے گی، نہ دولت، نہ علم اور عبادت، جس میں غرور اور عجب آجائے، جس عبادت میں تکبر آجائے۔ جس علم میں غرور ہو وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ نہ دنیا

کا فائدہ نہ آخرت ۔ ارشاد ہے : تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوًا فی الارض ولا فسادًا ۔ دنیا میں تو یہ ہے کہ جس کے پاس دولت ہو، قوت ہو، توپ و تفنگ ہو، طاقت ہو تو دنیا میں وہ اچھا رہا لیکن یاد رکھئے ۔ آخرت کا گھر جہاں ہم سب کو جانا ہے، وہ اللہ تعالیٰ ان کو دیتا ہے جو اونچائی کو غرور کو نہ چاہے ۔ جو شخص کہے کہ میں تو علم میں بڑا ہوں، بڑا بادشاہ ہوں میرے پاس طاقت ہے ۔ دولت ہے، جو اس گھمنڈ میں آگیا، تباہ ہوا ۔ آخرت کا گھر تو اس کو ملے گا جس نے اونچائی تو کیا بڑائی کا ارادہ بھی نہ کیا ہو، اللہ کی نگاہ میں یہ سامنے گدڑیوں میں بیٹھے ہوئے فقراء اور مفلوک الحال مسلمان اگر انجام ایمان سے ہو ۔ بادشاہوں سے نوابوں سے جرنلوں سے معزز و برتر ہوں گے ۔ اگر خدانخواستہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو یہ سب شان و شوکت ہیچ ہے ۔ اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے ۔ فرماتے ہیں : الکبریاء ردائی ۔ بزرگی اور تکبر میری چادر ہے، جو اسے مجھ سے چھیننا چاہے میں اوندھے منہ اُسے جہنم میں پھینک دوں گا ۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں غرور اور تکبر سے محفوظ رکھے کبھی تکبر نہیں کرنا چاہئے ۔ شیطان نے غرور میں آکر کہا کہ یا اللہ مجھے قیامت تک زندہ رکھو خدا کی ذات غنی ہے وہ دشمن کی بھی دعا قبول کرتا ہے، کافر کی بھی، فاسق کی بھی قبول کرتا ہے ۔ شیطان نے مہلت مانگی ۔ الیٰ یوم یبعثون: بعثت کے دن تک تو خدا نے کہا کہ اس وقت تک مہلت تو نہیں البتہ قیامت سے پہلے تک تجھے زندہ رکھوں گا ۔ تو اب خدا کے سامنے اکڑ کر کہنے لگا کہ یا اللہ یہ بنی آدم جو بھی ہیں ان میں سے کوئی بھی مجھ سے جنت نہ جانے پائے گا ۔ میں ان کو ہر طرف سے گمراہ کروں گا ۔ فرمایا میری اپنی شانِ رحیمانہ کی قسم کہ میرے یہ بندے جتنا بھی گناہ کیوں نہ کرلیں ۔ مگر جب صدق دل سے استغفار کریں گے میں انہیں جنت میں داخل کر دوں گا ۔ اور بخشش دوں گا ـــــ تو آج یہاں روئیں کہ یارب ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں تو سر سے پاؤں تک گناہوں سے آلودہ ہیں ۔ مگر اے رب رحیم شیطان کی کافروں کی دشمنوں کی ہنسی سے ہمیں بچا کر بخش دے ۔ ہم اس کھلے میدان میں آکر آپ کے سامنے توبہ استغفار کرتے ہیں ۔

میرے بھائیو! میں تقریباً دو مہینے بیمار رہا اور ہسپتال میں رہا یہ میرے سب بھائی تمام مسلمانان اکوڑہ خٹک وگرد و نواح تحصیل نوشہرہ اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو اللہ دارین کی عزت دے ۔ جو پروانوں کی طرح ہسپتال پہنچ جاتے، جانی و مالی مدد کرتے رہے ۔ اوقات کو خرچ کیا بدنی تکالیف اٹھائیں ۔ علم نوازی اس علاقہ اور اس تحصیل کی خصوصیت ہے ۔ علم کی قدر کرتے ہیں ۔ حدیث میں آتا ہے ۔ کہ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ گویا جنت کی ہواؤں سے لدے پھندے درخت اس کے منہ تک آتے ہیں ۔ بہرحال اس علاقہ کے

تعصبات اور شہروں میں اور مبالغہ نہ ہوگا کہ سارے ملک میں لوگوں نے ناچیز کے لئے اجتماعی و انفرادی دعائیں مانگیں، ختم قرآن کئے، نوافل ادا کئے اور مجھ ناچیز گنہگار کی صحت کے لئے دعائیں مانگیں۔ تو یہ میرے اوپر ان سب کا بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے درجوں کو بلند فرمادے میں سب کے لئے ہر نماز کے بعد خصوصیت سے دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ ان سب کے ساتھ بھلائی فرما جو دارالعلوم اور ناچیز کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ جو خدا کے دین کے علم کی قدر کر رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب تم دین کی قدر کروگے تو خدا تمہاری قدر کرے گا۔ اللہ بڑا غیور ہے۔ ہم اس کے مکان اس کے گھر اس کی مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں ہوں تو وہ ہمارے گھروں کو بھی دنیا و آخرت کو بھی آباد کردے گا۔

میرے بزرگو! سینہ کی کمزوری کی وجہ سے زیادہ کہنے کی ہمت نہیں، دو چار باتیں ضروری عرض کرتا ہوں :-

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں مسلمان کی صفت بیان کی ہے کہ مسلمان وہ ہے، جو امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ جو وعدے کو نبھائے، جو وعدے کا پکا ہو، جو امانت میں خیانت نہ کرے۔ آپ کو معلوم ہے، اور تفصیل کا وقت نہیں۔ مگر جب ہم سب کی ارواح اللہ نے پیدا فرمائیں تو اللہ نے پوچھا تم کس کی عبادت کروگے۔؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔؟ تمہارا رب کون ہے۔؟ حضرت آدم کی پشت سے اولاد آدم کی ارواح کو نکال کر ان سے دریافت کیا: الست بربکم۔ تمہارا پالنے والا تمہارا خالق، تمہارا رازق ہوں کہ نہیں۔؟ سب نے اقرار و اعتراف کیا بلیٰ انت ربنا۔ بیشک تو ہی ہمارا رب اور خالق و مالک ہے۔ اسے وعدۂ میثاق کہتے ہیں ــــ پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے یعنی کھلانے پلانے سے بھی پہلے بچے کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔ اس میں اس وعدہ کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۔ یہ وعدہ بچے کو دنیا میں آتے ہی یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ کہیں وہ بھول نہ جائے کہ اللہ جل مجدہٗ وحدہٗ لاشریک ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر جب قبر میں میت کو رکھتے ہیں تو یہ نہیں کہتے کہ ہم نے تجھے دولت کے سپرد کیا، سونے چاندی میں رکھ دیا۔ بنگلے اور باغ میں رکھ دیا۔ بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ: بسم اللہ وضعناک وعلی ملۃ رسول اللہ سلمناک ۔ اللہ کے نام پر تجھے یہاں رکھ دیا۔ اور ملت رسول پر تجھے سپرد کردیا۔ تجھے ملت نبی پر رکھتے ہیں نہ کہ باغ، دولت، صدارت اور وزارت کی حیثیت سے پھر جو زندگی بھر آپ ہر رات نماز میں وتر میں کہتے ہیں کہ: ونخلع ونترک من یفجرک۔ یا اللہ ہم نے بے دینی کا جوا اتار دیا۔ بے دینی کو ہم چھوڑتے ہیں۔ ایاک نعبد اور خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ کیا یہ سب وعدے

نہیں تو کیا ہے۔ اب اللہ نے فرمایا کہ مسلمان تو وہ ہے جو اپنے وعدوں کا پاس رکھے۔ اس لئے یہاں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ شاید یہ ضعیف آواز پہنچ جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم چاہتے تھے کہ انگریز اس ملک سے چلا جائے اور پاکستان میں اللہ کا دین نافذ ہو۔ قیام پاکستان کے وقت سب نے یہ عہد کیا اور اس حلقہ اور تحصیل نوشہرہ کو تو اللہ آباد رکھے، جنہوں نے پچھلے انتخاب میں اس وعدے کا پاس بھی رکھا۔ کاش! اگر یہاں کی طرح اور علاقوں کے مسلمان بھی اسے ملحوظ رکھ کر فیصلہ کر لیتے تو آج ہمیں اتنا بُرا دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ آپ نے مجھ جیسے کمزور اور ناتوان کو ووٹ دیکر اس وعدہ کی تجدید کی اور عمل کر کے دکھایا۔ اور الحمد للہ کہ ایسے مسلمانوں کی قربانی رائیگاں نہیں گئی، آئین بنتے وقت گو یہ باتیں حکومت چھاپتی نہیں، عوام کو بے خبر رکھا جاتا ہے۔ مگر وہ سب ترامیم اسمبلی کے ریکارڈ میں محفوظ ہوں گی۔ مگر علماء نے اسلام کے لئے ہر ہر دفعہ میں ترامیم پیش کیں۔ سب سے پہلے تو آئین کی بسم اللہ ہی سوشلزم پر رکھی گئی تھی۔ لڑتے جھگڑتے اسے ختم کرا دیا گیا۔ اب سارے آئین میں سوشلزم کا لفظ نہیں ملے گا۔ اس لفظ کو اڑا دیا گیا۔ تو عرض یہ ہے کہ ہم نے اللہ پاک سے وعدہ کیا کہ ہم صرف اسلام کو چاہتے ہیں۔ بس یہی وعدہ اور میثاق تھا۔ تو آج بھی ہم اس عید گاہ میں وعدہ کریں کہ ہمارا اعلان ہے، وعدہ ہے کہ ہم نہ سوشلزم چاہتے ہیں نہ سیکولرازم اور نہ دوسرے ناموں کو کسی چیز کو سوائے اسلام کے نہیں چاہتے۔ ٹھیک ہے نا۔

(آوازیں، بالکل ٹھیک ہے ہم وعدہ کرتے ہیں۔)

پاکستان بناتے وقت مسلمانوں نے یہی وعدہ کیا تھا۔ بڑے بڑے فرانٹ آئے۔ کوشش کی کہ اس ملک میں اسلام کا نام و نشان بھی نہ ہو۔ لیکن خداوند کریم نے ان لوگوں کو مٹا دیا وہ مٹ گئے۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات اور پچھلے دنوں خاص طور سے حکومت کے قلعے میں محصور ہو کر پولیس اور فوج کے گھیرے میں بیٹھ کر حکومت کے کچھ کارندے[۱] کہتے ہیں کہ ہم یہاں سوشلزم لائیں گے۔ اسلامی سوشلزم لائیں گے ——— لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ——— سوشلزم اور اسلامی ایسا کیوں نہیں کہتے کہ ہم یہاں اسلامی شراب، اسلامی زنا اور اسلامی جوا لائیں گے۔ (نعوذ باللہ) اسلام اور زنا میں اگر مناسبت ہو سکتی ہے۔ نعوذ باللہ تو اسلامی سوشلزم کا یہ جوڑ بھی لگ سکتا ہے۔

میں یہاں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ غریب مسلمان جو یہاں موجود ہیں انہیں غریب اور بے بس نہ سمجھیں

باقی صفحہ ۵۸ پر

---

[۱] اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے اور وفاقی وزیر شیخ رشید وغیرہ کے ایسے بیانات آنے لگے تھے سرخ سویرے اور سرخ سوشلزم کی باتیں اسمبلیوں میں ہونے لگی تھیں اس کی طرف اس دوسری بات میں اشارہ ہے۔ (مرتب)